سرکاری رپورٹ

سترھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۵ رجون ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۵
۲	وقفہ سوالات۔	۶
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۱۹
۴	بجٹ بابت سال ۱۹۹۹۔۱۹۹۸ء کے ضمنی مصدقہ گوشوارے والا بجٹ بابت سال ۲۰۰۰۔۱۹۹۹ء کے مصدقہ گوشوارے ایوان میں پیش کئے جاتے ہیں۔	۲۰

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سترھواں اجلاس مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری بوقت ۱۱ بجکر ۱۵ منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر جناب مولوی نصیب اللہ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیٰٓءُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُھُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ

ترجمہ:- اللہ ایمان والوں کا حامی ومددگار ہے کہ ان کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لاتا ہے اور جو لوگ دین حق سے منکر ہیں ان کے حمایتی شیطان ہیں کہ ان کو ایمان کی روشنی سے نکال کر کفر کی تاریکیوں میں دھکیلتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

X سوال نمبر ۵۹۴ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے بشمول وزیر کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں ان آفیسران اور اہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کی (POL) و مرمت پر آمد اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر آب پاشی و برقیات:

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: میرے کو لیگ ہے۔

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اچھا ضمنی کوئی سوال ہے۔

X سوال نمبر ۶۲۰ مسٹر عبدالرحیم مندوخیل:

کیا وزیر آب پاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ: ؟

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر اسکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر اسکیم / پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم / پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تاریخ اشتہار ٹینڈر بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخواہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل

کیا ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کا کام/اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے دوران شروع کیے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری، نئے اور مرمت ودیگر اسکیم/ پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیرآب پاشی وبرقیات:

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں؟

X ۶۲۸ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیرآب پاشی وبرقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ان تمام آسامیوں کی تفصیل بمعہ گریڈ مطلوبہ ضلع رہائش، تعلیمی محکمانہ ودیگر تربیتی کورسز ودیگر مطلوبہ اہلیت تاریخ اشتہار بمعہ نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت محکمانہ ودیگر کورسز نیز تاریخ ومقام انٹرویو اور حاکم/انٹرویو کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ بالا آسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت پتہ، ضلع رہائش تاریخ درخواست، تعلیمی اہلیت، محکمانہ ودیگر تربیتی کورسز کی تفصیل، نیز تاریخ انٹرویو حاکم/انٹرویو کنندہ کمیٹی، تاریخ بھرتی گریڈ اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیرآب پاشی وبرقیات:

محکمہ آب پاشی ڈرینج سرکل ڈیرہ مراد جمالی نے مندرجہ ذیل آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے

مورخہ ۲۹ ر ستمبر ۱۹۹۸ء کو روزنامہ کوہستان میں اشتہار شائع ہوا۔

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ	تعداد	ضلع
۱۔	جونیئر اسٹینوگرافر	۱۲	ایک	جعفر آباد
۲۔	ڈرافٹسمین	۱۱	ایک	نصیر آباد
۳۔	آبدار / پٹواری	۶	دو	نصیر آباد
۴۔	داروغہ	۶	دو	نصیر آباد / جعفر آباد
۵۔	ٹیلی فون آپریٹر	۵	دو	" "
۶۔	بیلدار	۱	چار	جعفر آباد

تمام کارروائی مکمل کرنے کے بعد جناب وزیر آب پاشی کے سامنے کیس برائے منظوری پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے چند وجوہات کی بنا پر منظوری نہیں دی اور دوبارہ آسامیاں مشتہر کرنے کے لئے کہا گیا۔ اسی طرح قلات اریگیشن سرکل میں دو گیج ریڈر کی آسامیوں کے لئے روزنامہ جنگ میں مورخہ ۲۳ رفروری ۱۹۹۹ء میں اشتہار دیا اور تمام کارروائی مکمل ہونے کے بعد جب منظوری کے لئے محکمہ انہار کو کیس پیش کیا گیا تو چونکہ قواعد وضوابط کو مدنظر نہیں رکھا گیا تھا اس لئے کیس واپس چیف انجینئر محکمہ انہار کو بھجوادیا گیا تاکہ کمیٹی کے سامنے دوبارہ کیس پیش کیا جائے۔ (گریڈ ۱۱) اور ٹائپسٹ (گریڈ ۵) کی ایک ایک اسامی شامل تھی۔

(ب) مذکورہ آسامیوں کے لئے صوبہ بلوچستان سے کل ۸۴ امیدواروں نے درخواستیں جمع کیں جن میں اسٹینوگرافر کی پوسٹ کے لئے ۱۹ آفس اسسٹنٹ کی پوسٹ کے لئے ۴۰ اور ٹائپسٹ کی پوسٹ کے لئے ۲۵ امیدواروں نے درخواستیں جمع کیں سلیکشن کمیٹی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔

وزیر آب پاشی و برقیات	چیئرمین
پراجیکٹ ڈائریکٹر بی سی آئی اے پی	ممبر
ڈپٹی سیکریٹری ایڈمن محکمہ آب پاشی	ممبر سیکریٹری

سلیکشن کمیٹی نے مورخہ یکم اور ۲/مارچ ۱۹۹۹ء کو آفس اسسٹنٹ ۳/مارچ ۱۹۹۹ء کو اسٹینو گرافر ۴/مارچ ۱۹۹۹ء کو نائب قاصد کی آسامیوں کے لئے امیدواروں کے انٹرویو لئے اور نتیجتاً محمد ہارون ولد حاجی محمد اشرف کو اسسٹنٹ کی آسامی کے لئے محمد حنیف ولد محمد داؤد کو اسٹینو گرافر کی آسامی کے لئے جبکہ رفیع اللہ ولد ملا نظر گل کو نائب قاصد کی پوسٹ کے لئے سفارش کی۔

(ج) مندرجہ بالا انٹرویو اور کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مورخہ ۸/اپریل ۱۹۹۸ء کو بلوچستان کمیونٹی اری گیشن اینڈ ایگریکلچر پراجیکٹ کوئٹہ میں مندرجہ ذیل افراد کی تعیناتی عمل میں لائی گئی۔

محمد ہارون ولد حاجی محمد اشرف	ضلع قلعہ عبداللہ	آفس اسسٹنٹ	گریڈ۔۱۱
محمد حنیف ولد محمد داؤد	ضلع پشین	اسٹینو گرافر	گریڈ۔۱۲
رفیع اللہ ولد ملا نظر گل	ضلع قلعہ عبداللہ	نائب قاصد	گریڈ۔۵

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں؟

X ۶۱۰ عبدالرحیم مندوخیل:

کیا وزیر محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے بشمول وزیر کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تاحال مذکورہ ہر گاڑی کے (POL) و مرمت پر آمد اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر محنت و افرادی قوت:

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے؟

X ۶۳۰ عبدالرحیم مندوخیل:

کیا وزیر محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر اسکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر اسکیم / پروجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی و غیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم / پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تاریخ اشتہار ٹینڈر بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخواہوں اور دیگر اداشدہ رقم کی تفصیل کیا ہے۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(ج) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے دوران شروع کیے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیم / پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر محنت و افرادی قوت:

جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔

X ۶۸۹ ڈاکٹر چند:

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران صوبہ کو دوسرے صوبوں سے کل کس قدر گندم اور آٹے کا کوٹہ ملا ہے۔ اور اس کوٹہ کو صوبہ کی کتنی فلور ملوں میں میرٹ کے مطابق تقسیم کیا گیا ہے نیز صوبہ میں گندم و آٹے کے الگ الگ یا مشترکہ کل کتنے ڈیلرز مقرر کیے گئے ہیں اور انہیں کس قدر کوٹہ دیا گیا ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) پڑوسی ممالک کو گندم اور آٹے کی اسمگلنگ کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران پنجاب کے مختلف ڈویژنوں سے کل کس قدر آٹا صوبہ میں آیا ہے۔ نیز مقامی زمینداروں سے حکومت کو کل کس قدر گندم ملی ہے اور اس کی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک: (جواب موصول نہیں ہوا)

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: on is be half آپ کھڑے ہو کر جواب دے۔

سردار نثار علی ہزارہ (وزیر تعلیم): سردار انگریزی مت بولو یا اردو بولو اردو یہاں پر سمجھتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: کیا انگریزی میں اردو آپ سمجھتے ہیں۔

سردار نثار علی ہزارہ (وزیر تعلیم): جی ہاں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: انگریزی میں آپ نے کمایا بہت ہے اس لئے ابھی آپ لوگوں کو انگریزی سے منع کرتے ہیں اس لئے ابھی آپ اردو پر زور دے رہے ہیں ہاں پتہ ہے مجھے آپ نے کمایا بہت ہے اس لئے کہتے ہیں کہ اردو بولو۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اسپیکر صاحب اس کا جواب ہی نہیں آیا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس سوال کو موخر کر دیتے ہیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اسپیکر صاحب یہ رند ہمیشہ جواب سے ٹال مٹول کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آگے ایک اور سوال ہے میر محمد اسلم گچکی کا وہ بھی موخر کیا جاتا ہے سوال نمبر ۱۸۷ اسلم گچکی کون جواب دے گا؟

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اسپیکر آپ نے رولنگ دی اس کے باوجود وہ نہیں پڑھ رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: نہیں یہاں پر رولنگ دی گئی ہے کہ جواب پڑھے اسپیکر صاحب ابھی آپ

نے رولنگ دی آپ کی رولنگ کو وہ نہیں مان رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مان چکے ہیں کوئی ضمنی سوال ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اسپیکر صاحب نے رولنگ دی ہے کہ آپ اس کا جواب پڑھے آپ اسپیکر کی بات کو نہیں مان رہے ہیں۔

X ۶۹۹ میر محمد اسلم گچکی:

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال کن کن اضلاع / تحصیل کو کل کس قدر گندم فراہم کی گئی ہیں۔ نیز فلور ملوں / چکیوں کو فراہم کردہ گندم کی روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ کوٹہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ب) اگست ۹۷ء سے تاحال صوبہ کے مختلف اضلاع / تحصیلوں میں واقع گندم سینٹروں سے گندم کی ڈھلائی کا ٹھیکہ کن کن ٹھیکیداروں کو دیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک: (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر: سوال کو موخر کر دیا۔

X ۷۱۸ میر محمد اسلم گچکی:

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ: ؟

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایوان میں پی۔ آر سینٹر آوران اور پی آر سینٹر مشکے کو کھولنے کی بار بار یقین دہانی کے باوجود تاحال یہ سینٹرز بند ہیں، جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو راشن کی سپلائی کے سلسلے میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سینٹروں کو تاحال بحال نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک:

یہ درست ہے کہ آواران میں محکمہ خوراک کا گودام اور پی آر سینٹر موجود ہے اس وقت اس کا مقررہ ماہوار کوٹہ ۵۴،۵۰۰ میٹرک ٹن یعنی ۵۴۵ بوری ہے۔ تاہم گزشتہ کئی سالوں سے پی آر سینٹر آواران سے عوام نے گندم نہیں اٹھائی کیونکہ وہاں پر مقامی گندم اور ایرانی آٹا وافر مقدار اور کم قیمت پر دستیاب ہوتا رہا ہے اس کے علاوہ پی آر سینٹر آواران کی گودام بلڈنگ اس وقت ضلعی انتظامیہ کے زیر استعمال ہے انہیں بارہا لکھا گیا ہے کہ سرکاری گودام خالی کیا جائے تاکہ محکمہ خوراک اس میں گندم اسٹور کر سکے لیکن مذکورہ گودام خالی نہیں ہوا ہے۔ جیسے ہی یہ بلڈنگ خالی کر دی جائے گی پی آر سینٹر دوبارہ کھول دیا جائے گا۔ جہاں تک مشکے میں نیا پی آر سینٹر کھولنے کا سوال ہے تو محکمہ خوراک نے طریقہ کار کے مطابق ۲۵۰ ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کے گودام کی تعمیر کے لئے PCI تیار کروا کر محکمہ پی اینڈ ڈی کو ارسال کر دیئے ہیں جونہی فنڈ دستیاب ہوئے مشکے میں گودام تعمیر کروا کر یہ سینٹر کھول دیا جائیگا۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔

X ۴۷ سردار سترام سنگھ:

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ: ؟

جنوری ۱۹۹۸ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۹ء کے دوران محکمہ متعلقہ میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۶ تک کس قدر بھرتیاں ہوئی ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک:

محکمہ خوراک بلوچستان میں جنوری ۱۹۹۸ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۹ء کے دوران کوئی بھرتی نہیں کی گئی لہذا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۴۷ کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

سردار سترام سنگھ: جناب میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا وجہ ہے فوڈ ڈپارٹمنٹ میں اتنے عرصے سے کوئی

بھرتی نہیں ہوئی ہے؟

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): جناب پوسٹ نہیں ہے۔فنڈ نہیں ہے۔

سردار ستر ام سنگھ: جناب فوڈ ڈپارٹمنٹ میں دو فیمیل بھرتی ہوئی ہیں کہاں تک درست ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): آپ کو پتہ ہے جو مجھے فنانس فنڈ دے گا تو میں بھرتی کروں گا

سردار ستر ام سنگھ: میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں دیا ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): نہیں عورت نہیں ہوا ہے آپ کو پتہ ہے عورت کا اتنا ضرورت نہیں ہے۔

X ۴۸ ۔ سردار ستر ام سنگھ:

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

محکمہ خوراک نے نئے سال ۱۹۹۹ء کے دوران کتنی گندم کہاں کہاں ذخیرہ کی ہے۔اور یہ گندم کس طریقہ وریٹ سے خریدی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک:

محکمہ خوراک حکومت بلوچستان نے ویٹ (گندم) سال ۹۹۔۱۹۹۸ء (یکم مئی ۹۸ تا اپریل ۹۹ء) میں براہ راست کسی زمیندار یا پرائیویٹ فرم سے کسی قسم کی گندم کی خریداری نہیں کی ہے۔لیکن صوبہ کے عوام کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کل ضرورت کا ایک تہائی حصہ مرکزی وزارت خوراک کو مہیا کرنے کے لئے درخواست کی گئی جس نے مندرجہ ذیل مقدار گندم درج ذیل نرخوں پر مہیا کی۔

(i) درآمد گندم بذریعہ وفاقی وزارت خوراک ۱،۴۶،۰۰۰ میٹرک ٹن
بحساب ۷،۶۳۵،۳۶ روپے فی ٹن

(ii) ملکی گندم از ان پاسکو پنجاب بذریعہ وفاقی ۱،۳۷،۰۰۰ میٹرک ٹن
خوراک بحساب ۷،۱۸،۹۹ روپے فی ٹن

یہ گندم صوبہ کے مختلف گوداموں میں ذخیرہ کی گئی گندم کی ذخیرہ کردہ مقدار کی تفصیل درج

ذیل ہے۔

تفصیل درآمد گندم ازاں کراچی (مقدار میٹرک ٹنوں میں)

(۱) کوئٹہ	۵۸،۷۵۴	(۲) مستونگ	۵،۸۸۴
(۳) چمن	۳،۶۰۰۰	(۴) پشین	۹،۰۰۸
(۵) ہرنائی	۱۲۱	(۶) ڈھاڈر	۵۳۰
(۷) سبی	۳۸۴	(۸) ڈیرہ مراد جمالی	۲۳۶۷
(۹) بختیار آباد ڈومکی	۱،۵۶۴	(۱۰) ڈیرہ اللہ یار	۳۸۱
(۱۱) اوستہ محمد	۱۲،۳۶۰	(۱۲) ڈیرہ بگٹی	۱،۷۷۷
(۱۳) لورالائی	۷،۳۳۶	(۱۴) مسلم باغ	۱،۳۳۵
(۱۵) تربت	۷۸۰	(۱۶) حب	۲۳،۶۷۳
(۱۷) ژوب	۳،۳۶۷	(۱۸) خضدار	۳،۴۵۷

تفصیل ملکی گندم (ازاں پاسکو پنجاب/سندھ) مقدار میٹرک ٹنوں میں۔

(۱) کوئٹہ	۹۵،۰۸۰	(۲) حب	۱۸،۶۱،۰
(۳) مستونگ	۱۸،۰۰۳		

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۴۸۷ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اس کو کہا جائے کہ اس کا جواب تو پڑھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب دیا جاتا ہے جواب پڑھا ہوا ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): جواب دیا ہوا ہے آپ اس کو دیکھیں اور پڑھیں۔ آپ نہیں پڑھ سکتے ہیں تو بتائیں۔

سردار سترام سنگھ: جناب منسٹر صاحب کو جواب پڑھنا چاہیے۔ وہ جواب کیا دیا ہے وہ پڑھے تو

سہی۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ کہیں پر گندم زیادہ رکھی گئی ہے کہیں کم۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): حکومت نے پہلے سے آبادی کی بنیاد پر رکھا ہوا ہے اس کی بنا پر دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اور کوئی ضمنی سوال ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب میں معزز وزیر صاحب کے پاس چھ سات دفعہ گیا ہوں ہمارا جو کوٹہ ہے ڈھاڈر کا پورا نہیں دیا جا رہا ہے میں نے ان سے ریکویسٹ بھی کی۔ اور مستونگ میں ہمارا جو دشت ایریا ہے بالکل آپ کو معلوم ہے وہاں بارشیں نہیں ہوئی ہیں وہاں بالکل قحط سالی ہے مگر کئی دفعہ جانے کے باوجود وزیر صاحب نے آرڈر بھی کیے ہیں مگر وہاں لوگوں کو ان کا کوٹہ نہیں ملا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): آپ کا جو کوٹہ ہے وہ میں دے دوں گا۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اسپیکر چھ مہینے سے مسلسل میں کئی دفعہ اس کے پاس گیا ہوں اس کے باوجود نہیں دیا ہے میں اس کی وجوہات جاننا چاہتا ہوں لیکن یہ کہتا ہے کہ ہو جائے گا۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): آپ درخواست دے دیں میں کر دوں گا۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: میں درخواست نہیں دوں گا علاقے کا کوٹہ ہے انہیں آپ نہیں دے رہے ہیں مجھے تو نہیں چاہیے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): پہلے پابندی تھی میں پابندی اٹھاتا ہوں آپ درخواست دے دیں میں کراتا ہوں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب وہ جواب نہیں دے رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب۔ جناب والا آپ ان کو کہہ دیں صرف منسٹر صاحب بات کرے سب منسٹر لگے ہوئے ہیں۔ یہ ہاؤس کے آداب کے خلاف ہے جو متعلقہ منسٹر ہے جواب دے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ درست ہے وہ کہہ رہے ہیں درخواست دے دیں۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): وہ درخواست دے دیں پہلے کوٹہ نہیں تھا ابھی درخواست دے دیں میں مقرر کر دوں گا۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب یہاں لکھا ہوا ہے کہ گندم از آمد کراچی۔ میٹرک ٹنوں میں یہاں مستونگ کا لکھا ہوا ہے پانچ ہزار آٹھ سو چوراسی۔ لکھا ہوا ہے اور یہاں ڈھاڑو کا بھی لکھا ہوا ہے پانچ سو میں یہ بولتا ہے مقرر نہیں ہوا ہے یہ کیا ہے یہ کہتا ہے مقرر نہیں ہوا ہے اور یہاں لکھا ہوا ہے۔ یہ آپ کے سامنے ہے ایسے کہہ رہے ہیں۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): یہاں کوٹہ دیا ہے جو زیادہ مانگتا ہے جب زیادہ کوٹہ مانگتا ہے تو زیادہ ملے گا۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اسپیکر صاحب میں کہتا ہوں کہ ملا ہی نہیں ہے وہ کہتا جو ملا ہے کم ملا ہے کس کو ملا ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): عام جگہ کے لئے پابندی ہے جو ضرورت ہوگا جس جگہ ہوگا آپ دے دیں۔ دوہونگا پہلے پرمٹ تھا اب پابندی ختم ہو گیا۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب یہ پرمٹ کی بات نہیں ہے وہاں قحط سالی ہے گندم نہیں مل رہا ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): آپ درخواست دے دیں کر دوں گا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: آپ ان سے پوچھیں پہلے آرڈر کیا ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): میں دے دوں گا آپ کی درخواست نہیں آئی۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: میں آپ کے پاس آیا کیا آپ نے ڈائریکٹر کو آرڈر نہیں دیا ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): آپ کو دے دوں گا آپ کی بکریوں کے لئے بھی دے دونگا

جناب ڈپٹی اسپیکر: اجلاس کے بعد آجائے وہاں بات کریں گے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب یہ بکریوں کی بات کر رہا ہے۔ انسانوں کے لئے ہے اس کو سمجھ ہی

نہیں آتا۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): انسانوں کے لئے دیتا ہوں بکریوں کے لئے نہیں ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: انسانوں کے لئے نہیں دے رہا ہے۔ جناب یہ پارلیمانی آداب کی خلاف ورزی کر رہا ہے بالکل بیٹھے ہوئے جواب دے رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگر آپ کی شکایات بجا ہیں تو آپ وہاں آجائیں انشاء اللہ بات کریں گے

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب چھ مہینے سے میری شکایات کا ازالہ نہیں ہوا ہے چھ مہینے سے انسانون کے لئے کھانے کے لئے گندم نہیں ہے قحط سالی ہے بارش نہیں ہوئی ہے گندم اس دفعہ بالکل ہمارے ایریا میں ہوا نہیں ہے لوگ کیا کھائیں گے۔ جب اس کا کوٹہ نہیں ملا ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): کوٹہ میرے پاس پڑا ہے درخواست دے دیں میں کردوں گا بکریوں کے علاوہ انسانوں کو دے دیں گے میرا وعدہ ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: یہ کہتے ہیں کوٹہ نہیں ہے لیکن یہاں لکھا ہوا ہے مستونگ ڈھاڑو کا کوٹہ مخصوص ہے۔ مختص ہے اور جواب میں لکھا ہوا ہے اور خود کہتا ہے نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب وہ فرما رہے ہیں آپ کے تحریر اور تقریر میں تضاد ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک): کوٹہ ختم ہوگیا ہے اب درخواست دے دیں میں دے دونگا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر کچھ دیر ہوگئی یہ ہماری روایت نہیں ہے کہ جب ممبر بعد میں آجائے تو اس کو سوال کرنے کا موقعہ دیا جائے تو یہ ہمارے جو سوالات ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: عاصم کرد نے آپ کے بجائے پوچھا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب جو جواب دینا چاہے۔ پچھلے دن اسی اجلاس میں وزیر صاحبان غیر حاضر تھے اور باقاعدہ ان کے سوالات سینئر منسٹر صاحب نے ریکویسٹ کیا کہ یہ ہمارے سوالات ڈیفر کریں اور اسپیکر صاحب نے ڈیفر کئے اور جب وزیر صاحب آگئے تو اسپیکر صاحب نے پھر اجازت دی تو ہم نے کہا ٹھیک ہے کہ وہ سوالات ہم کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ عاصم صاحب سے پوچھیں کیا انہوں نے مطالبہ کیا آپ کے سوال ڈیفر کیے جائیں۔ انہوں نے سوال پوچھا جواب دیا گیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اب تو ہم ہاؤس میں آ گئے اس کیس میں یہ تھا کہ ڈیفر کرنے کی درخواست ہوئی اور اب نہیں ہوئی ہے نہ ہوا ہو تو اس میں کیا ہی۔ میں آپ سے رکویسٹ کروں گا اسمبلی کے لئے یہ طریقہ اختیار نہ کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترم قواعد کے ذریعے یہ آپ کا سوال پوچھا گیا ہے اور جواب دیا گیا اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا آپ بعد میں تشریف لے آئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ہم آپ کے اس رویہ کے خلاف جو انتہائی جانبدارانہ ہے اور اسپیکر کی شان کے بالکل خلاف ہے اور واک آوٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ قواعد کو جانتے ہیں اگر آپ خواہ مخواہ واک آوٹ کرتے ہیں۔ اس مرحلے پر اپوزیشن کی کچھ ممبر واک آوٹ کر گئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کوئی رخصت کی درخواست ہے تو سیکریٹری صاحب پیش کریں۔

(رخصت کی درخواستیں)۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب وزیر ایکسائیز ٹیکسیشن نے درخواست دی ہے کہ وہ کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے رخصت منظور کی گئی

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اگر کوئی اور کام اب نہیں ہے تو میں مصدقہ گوشوارے ایوان میں پیش کر دیتا ہوں۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب زیرو آور تو بجٹ سیشن کے لئے ملتوی کیا ہوا ہے یہ بعد میں ہوگا۔ جب نارمل اجلاس اگلے ہفتہ ہوگا۔ اور جناب اسپیکر میں نے ایک گزارش میر

عبدالجبار سے بھی کی ہے اور آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ رولز آف پروسیجر ابھی تبدیل کر رہے ہیں کافی دنوں سے ۱۹۷۴ء اور آج ۱۹۹۹ء ہے پچیس سال کے بعد بہتری کی طرف جا رہے ہیں کمیٹی کو بٹھائیں جس کے ممبر رحیم صاحب بھی ہیں وہ نکتہ پر نکتہ نکالتے جاتے ہیں اور اپنے نکتہ میں پھنس جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اچھا کام کو تیز کر لیتے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں مصدقہ و منظور شدہ گوشوارے بابت سال ۹۹۔۱۹۹۸ء سپلیمنٹری اور بجٹ سال ۲۰۰۰۔۱۹۹۹ء کے ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مصدقہ گوشوارے پیش کیے گئے۔

اب اسمبلی کی کارروائی ۲۶ رجون ۱۹۹۹ء صبح ۱۱ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کی کارروائی ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ ۲۶ رجون ۱۹۹۹ء صبح ۱۱ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی۔)